بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　　نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ　　وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

اَفادۂ عام کیلئے

”قَالَ اِنَّمَاۤ اَنَا رَسُوۡلُ رَبِّکِ لِاَہَبَ لَکِ غُلٰمًا زَکِیًّا☆قَالَتۡ اَنّٰی یَکُوۡنُ لِیۡ غُلٰمٌ وَّلَمۡ یَمۡسَسۡنِیۡ بَشَرٌ وَّلَمۡ اَکُ بَغِیًّا☆
قَالَ کَذٰلِکِ قَالَ رَبُّکِ ہُوَ عَلَیَّ ہَیِّنٌ وَلِنَجۡعَلَہٗۤ اٰیَۃً لِّلنَّاسِ وَرَحۡمَۃً مِّنَّا وَکَانَ اَمۡرًا مَّقۡضِیًّا☆“(مریم۔۲۰تا۲۲)

اُس (فرشتہ) نے کہا کہ میں تو اللہ کا بھیجا ہوا قاصد ہوں تجھے ایک زکی غلام دینے آیا ہوں۔ کہنے لگیں بھلا میرے ہاں بچہ کیسے ہوسکتا ہے؟ مجھے تو کسی اِنسان کا ہاتھ نہیں لگا اور نہ ہی میں بدکار رہوں۔ اُس نے کہا ایسا ہی ہے لیکن تیرے پروردگار کا اِرشاد ہے کہ یہ مجھ پر بہت آسان ہے، ہم تو اُسے لوگوں کیلئے ایک نشان بنادیں گے اور اپنی جناب سے رحمت، یہ تو ایک طے شدہ بات ہے۔

This is a letter from Mirza Imran Ahsan from Sydney Australia:

Mr. Abdul Ghaffar Junba, Asslam o alaikum I am surprised to read your views in your book and the letters you wrote to Hazrat Khalifatul Masih IV publisehed in your www.alghulam.com. Unfortunately I also consider your dreams and messages as WASAAWIS as Hazoor did. You are terribly mistaken.You should better read The Holy Quran carefully. Read Sura-e-Aal-e-Imran verse 39-40. There is no doubt that the word GHULAM is used for a son nothing other than that. It is Sunat-Allah that He promises His prophets with SALEH pious progeny (AULAAD). So did He promised Hazrat Masih Maud AS. Ghulam is nothing but son of Hazrat Masih Maud AS. There is no IJTEHAADI GHALATI, if there is then verse 40 of Aal-e-Imran is also Allah's Ijtehaadi Ghalati, Naauzobillah. Hazrat Masih Maud AS based his views and philosophies and understanding of his ILH AMAAT all on The Holy Quran, so was this prophecy about Musleh Maud. I will be more inclined to believe the dreams, KASHOOF and ILHAAMAT of Hazrat Khalifa II (Musleh Maud) who claimed later in 1940s that he is Musleh Maud as promised to Hazrat Masih Maud than yours.

His pious life is in front of me as historical evidence and I see repeated signs of God's will and support for him.

Otherwise believing in you means that I have doubts about the verses of Quran. Naauzobillah, Allah did a mistake in equating "Ghulam" to "son" in verse 40 of Sura-e-Aal-e-Imran. You better reconsider all your philosophy and join Jamaat Ahmadiyya in its real spirit.

Although Ghulam can be anyone. But a promised Ghulam was Hazrat Mirza Bashiruddin Mahmood Ahmad Al-Musleh Maud RA.

If you consider Khalifatul Masih as "Yaa Syed" then you should better remain in the fold of ATAA'AT (obedience). If you have some doubts about Ghulam or Musleh Maud, then keep them with yourself. Because I consider you seriously confused in this matter.

I hope and pray that Allah may give you sense and understanding to stop any more of such discussions. Also pray yourself and also request the Khalifatul Masih for prayers.

You did not tell anything that what Services you did as being Musleh and Ghulam ? Did you do any single service in the way Islam. If you did, let me know about that. Better join as a humble servant and work for Ahmadiyyat, the true Islam, and save the humanity from suffering and chaos rather than creating FITNA within the fold of Ahmadiyyat.

Wassalam,

MIRZA IMRAN AHSAN

مرزا عمران احسان صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

سب سے پہلے میں یہ عرض کرتا ہوں کہ آپکی پوسٹ سے پتہ چلتا ہے کہ آپ نے میری کتاب کو پورے طور پر نہیں پڑھا۔ اگر آپ میری کتاب کا بغور وفکر مطالعہ کرتے تو آپ نے جو سوال اُٹھائے ہیں وہ نہ اُٹھاتے۔ کیونکہ آپکے سوال میری کتاب پڑھنے کے بعد پیدا ہی نہیں ہوتے۔ میں پھر آپ سے کہتا ہوں کہ جلدی نہ کرو اور جوش نہ دکھاؤ بلکہ ہوش کیساتھ اور تحمل اور بردباری کیساتھ میری کتاب کا بغور مطالعہ کرو۔ دوسرے میں آپ سے گذارش کرتا ہوں کہ میری کتاب کے حصہ اوّل ''اِلہامی پیشگوئی کا تجزیہ'' میں میری اپنی باتیں بہت کم ہیں۔ کتاب کا یہ حصہ زیادہ تر قرآن مجید، احادیث صحیحہ، وہ کلام اِلٰہی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نازل ہوا اور خود حضرت مسیح موعودؑ کے اپنے کلام پر مشتمل ہے۔ میں نے ان ذرائع سے دلائل کیساتھ یہ بات محکم رنگ میں ثابت کی ہے کہ غلام مسیح الزماں یعنی مصلح موعود نہ تو حضرت مسیح موعودؑ کا جسمانی بیٹا ثابت ہوتا ہے اور نہ ہی ابھی وہ مبعوث ہوا ہے۔ اس حصہ میں میری باتیں بہت کم ہیں اور میں نے صرف نتیجہ نکالا ہے۔ میرا آپ سے اور علمائے جماعت سے یہ سوال ہے کہ کیا قرآن مجید، احادیث صحیحہ، وہ کلام اِلٰہی جو حضرت مرزا صاحب پر نازل ہوا اور خود آپ کا اپنا کلام، کیا یہ سب نعوذ باللہ نفسانی وساوس ہیں؟ اگر یہ سب نعوذ باللہ نفسانی وساوس ہیں تو جیسا کہ آپ نے چوتھے خلیفہؒ کے حوالہ سے بات کی ہے تو پھر میری کتاب کو بھی آپ ضرور نفسانی وساوس ہی سمجھ لیں اور میں بھی اِسے ایسا ہی سمجھ لوں گا۔ لیکن اگر نعوذ باللہ قرآن مجید، احادیث صحیحہ، وہ کلام جو حضرت مرزا صاحب پر نازل ہوا اور خود آپؑ کا اپنا کلام نفسانی وساوس نہیں تھے تو پھر آپ میری کتاب کو نفسانی وساوس کیسے قرار دے سکتے ہیں؟ مرزا عمران احسان صاحب۔ خلیفہ ثانی ایک خوفناک غلطی کر بیٹھے ہیں اور بذریعہ نظام آج تک اس خوفناک غلطی کو سچ بنا کر پیش کیا گیا ہے۔ اب ضرور تھا کہ اللہ تعالیٰ اپنے مہدی ومسیح موعودؑ کی جماعت پر رحم فرماتے ہوئے اس سنگین غلطی کی اصلاح فرماتا۔ آپ کی پوسٹ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو اپنے فہم قرآن پر بڑا ناز ہے۔ میں آپ سے عرض کرتا ہوں کہ طوطے کی طرح قرآن پاک کو پڑھ لینا اور چیز ہے اور قرآن کی تعلیم کو سمجھنا اور چیز۔ اللہ تعالیٰ سورۃ واقعہ میں اِرشاد فرماتا ہے۔

اِنَّہٗ لَقُرۡاٰنٌ کَرِیۡمٌ ☆ فِیۡ کِتٰبٍ مَّکۡنُوۡنٍ ☆لَّا یَمَسُّہٗۤ اِلَّا الۡمُطَہَّرُوۡنَ ☆تَنۡزِیۡلٌ مِّنۡ رَّبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ☆ (واقعہ۔۷۸تا۸۱) یقیناً یہ قرآن بڑی عظمت والا ہے۔ جو کہ ایک محفوظ کتاب میں درج ہے۔ جسے صرف پاک لوگ ہی چھو سکتے ہیں یعنی اِسکی حقیقت پاک لوگوں پر ظاہر ہوتی ہے۔ یہ ربّ العالمین کی طرف سے اُترا ہوا ہے۔

آپ نے قرآن پاک کی جن آیات کا ذکر کیا ہے یعنی سورۃ ال عمران کی ۳۹ اور ۴۰ آیات اور ساتھ ہی ۴۱ آیت بھی درج ذیل ہے۔

ہُنَالِکَ دَعَا زَکَرِیَّا رَبَّہٗ قَالَ رَبِّ ہَبۡ لِیۡ مِنۡ لَّدُنۡکَ ذُرِّیَّۃً طَیِّبَۃً اِنَّکَ سَمِیۡعُ الدُّعَآءِ ☆فَنَادَتۡہُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ وَہُوَ قَآئِمٌ یُّصَلِّیۡ فِی الۡمِحۡرَابِ اَنَّ اللّٰہَ یُبَشِّرُکَ بِیَحۡیٰی مُصَدِّقًا بِکَلِمَۃٍ مِّنَ اللّٰہِ وَ سَیِّدًا وَّ حَصُوۡرًا وَّ نَبِیًّا مِّنَ الصّٰلِحِیۡنَ ☆ تب زکریا نے اپنے ربّ کو پکارا کہا کہ اے میرے ربّ! تو مجھے اپنی جناب سے پاک اولاد بخش۔ تو یقیناً دُعاؤں کو قبول کرنے والا ہے۔ اِس پر فرشتوں نے اُسے جبکہ وہ گھر کے بہترین حصہ میں نماز پڑھ رہا تھا آواز دی کہ اللہ تجھے یحیٰی کی بشارت دیتا ہے جو اللہ کی ایک بات کو پورا کرنے والا ہوگا اور سردار اور (گناہوں سے) روکنے والا اور نیکوں میں سے (ترقی کرکے) نبی ہوگا۔ قَالَ رَبِّ اَنّٰی یَکُوۡنُ لِیۡ غُلٰمٌ وَّ قَدۡ بَلَغَنِیَ الۡکِبَرُ وَ امۡرَاَتِیۡ عَاقِرٌ قَالَ کَذٰلِکَ اللّٰہُ یَفۡعَلُ مَا یَشَآءُ ☆ اس نے کہا کہ اے میرے ربّ مجھے لڑکا کس طرح ملے گا، حالانکہ مجھ پر بڑھاپا آ گیا ہے اور میری بیوی بانجھ ہے۔ فرمایا اللہ ایسا ہی (قادر) ہے۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ (ترجمہ از تفسیر صغیر)

اگر سورۃ ال عمران کی آیات ۳۹ اور ۴۰ کو اگلی آیت ۴۱ کیساتھ ملا کر پڑھیں تو یہی آیات جنہیں آپ اپنے عقیدہ (یعنی خلیفہ ثانی کے مصلح موعود) کی صداقت کیلئے پیش کر رہے ہیں اِس غلط عقیدہ کو جھٹلا رہی ہیں۔ میں آپ سے اور ہر قاری سے کہتا ہوں کہ آپ میری کتاب کے حصہ اوّل میں باب ''غلام مسیح الزماں'' کا صفحات ۱۷۶ سے ۱۸۷ تک بغور مطالعہ فرمائیں۔ لیکن اَفادۂ عام کیلئے میں یہاں پر بھی مختصر طور پر عرض کرتا ہوں کہ آپکی متذکرہ بالا سورۃ ال عمران کی آیات ۳۹ اور ۴۰ سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت زکریا علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے پاک اولاد کیلئے دعا مانگی اور اس دعا کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے اُنہیں بذریعہ ملائکہ حضرت یحیٰی علیہ السلام کی بشارت سے نوازا۔ اب اس سے اگلی آیت ۴۱ میں ذکر ہے کہ حضرت زکریا علیہ السلام نے اس بشارت کے ملنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کیا کہ میں بوڑھا ہو گیا ہوں اور میری بیوی بھی بانجھ ہے۔ پھر میرے ہاں لڑکا کس طرح ہو گا؟ حضرت یحیٰی کی بشارت کے بعد حضرت زکریا کے یہ الفاظ کہ میں بوڑھا ہو گیا ہوں اور میری بیوی بانجھ ہے۔ میرے ہاں لڑکا کس طرح ہوگا؟ بتا رہے ہیں کہ بشارت کے وقت حضرت یحیٰی موجود نہیں تھے بلکہ بشارت کے بعد پیدا ہوئے اور جوان ہوئے اور نبی بنے وغیرہ۔

مرزا عمران احسان صاحب! آپ نے قرآن پاک کی جن آیات کا حوالہ دیا ہے انہی آیات سے ملتا جلتا ایک الہام حضرت مہدی ومسیح موعودؑ کو ۶۔۷ نومبر ۱۹۰۷ء کو ہوا تھا۔ جو درج

ذیل ہے۔ ''سَاھَبُ لَکَ غُلَاماً زَکِیّاً۔رَبِّ ھَبْ لِیْ ذُرِّیَّۃً طَیِّبَۃً۔اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامِ اسْمُہ یَحْییٰ ۔''میں تجھے ایک زکی غلام کی بشارت دیتا ہوں ۔اے میرے خدا! پاک اولاد مجھے بخش۔میں تجھے ایک غلام کی بشارت دیتا ہوں جس کا نام یحییٰ ہے ۔(تذکرہ ۶۲۶ بحوالہ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۴۰ ،مورخہ ۱۰۔نومبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

جب یہ الہام ہوا تو اس وقت قرآن پاک میں بیان فرمودہ سنت اللہ کے مطابق وہ زکی غلام اور وہ غلام جسے اللہ تعالیٰ نے یحییٰ کا نام دیا ہے، دنیا میں موجود نہیں تھا بلکہ اُس نے اِلٰہی سنت کے مطابق اپنی بشارت کے بعد پیدا ہونا تھا۔عمران احسان صاحب آپ سے اور افراد جماعت سے میرا یہ سادہ سا سوال ہے کہ اگر الہام کے مطابق یہ زکی غلام جسے اللہ تعالیٰ نے یحییٰ کا نام بھی دیا ہے حضرت مرزا صاحب کا کوئی اپنا جسمانی فرزند تھا تو وہ کونسا جسمانی فرزند تھا جو اس بشارت کے بعد حضورؑ کے گھر میں پیدا ہوا؟ اور پھر کیا اُس فرزند نے بڑے ہو کر اللہ تعالیٰ سے علم پا کر اپنا موعود ہونے کا دعویٰ بھی کیا تھا؟ حضرت خلیفہ الرابع صاحب تو میرے اس سوال کا جواب نہیں دے سکے۔اگر ہو سکے تو آپ برائے مہربانی اس جسمانی بیٹے کا نام بتا کر میری معلومات میں اضافہ کیجئے۔میرے علم کے مطابق صاحبزادہ مرزا مبارک احمد کی پیدائش یعنی چودہ (۱۴) جون ۱۸۹۹ء کے بعد حضورؑ کے ہاں کوئی جسمانی بیٹا پیدا نہیں ہوا تھا۔اب متذکرہ بالا ۶۔۷نومبر ۱۹۰۷ء کے الہام کی روشنی میں دو صورتیں پیدا ہو جاتی ہیں ۔

پہلی صورت ۔ یہ کہ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ سچے ہیں اور آپ کا متذکرہ بالا الہام بھی سچا ہے اور اس الہام میں جس زکی غلام کی بشارت دی گئی تھی جسے یحییٰ کا نام بھی دیا گیا ہے ،وہ حضورؑ کا کوئی جسمانی بیٹا نہیں تھا بلکہ وہ آپ کا کوئی روحانی فرزند تھا جس نے جماعت احمدیہ میں بشارت کے بعد کسی وقت پیدا ہونا اور ظاہر ہونا تھا۔

دوسری صورت ۔ یہ کہ نعوذ باللہ متذکرہ بالا ۶۔۷ نومبر ۱۹۰۷ء کا الہام جھوٹا تھا کیونکہ اس الہامی بشارت کے بعد حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے ہاں کوئی جسمانی لڑکا پیدا نہیں ہوا۔اور ایسی صورت میں تو نعوذ باللہ حضورؑ کا دعویٰ ہی جھوٹا ہو جاتا ہے۔

اب عمران صاحب۔آپ کو اور افراد جماعت کو کونسی صورت منظور ہے پہلی صورت یا کہ دوسری۔مجھے امید ہے عمران صاحب اور افراد جماعت دوسری صورت کو کسی صورت میں بھی قبول نہیں کریں گے اور خاکسار بھی دوسری صورت کو رد کرتا ہے کیونکہ حضرت مسیح موعود و مہدی موعودؑ یقیناً سچے تھے اور آپکا یہ الہام بھی سچا ہے اور ہمیں ہر حال میں پہلی صورت کو قبول کرنا ہے۔وہ یہ کہ اس متذکرہ بالا ۶۔۷ نومبر ۱۹۰۷ء کے الہام میں کسی جسمانی لڑکے کی بشارت نہیں تھی بلکہ کسی روحانی فرزند کی بشارت تھی۔جس نے اپنی بشارت کے بعد کسی وقت جماعت احمدیہ میں پیدا ہونا ہے۔وہ زکی غلام اور یحییٰ ایسے ہی حضرت بانئے جماعت کا روحانی فرزند ہوگا جیسے بذات خود آپؑ آنحضرت ﷺ کے روحانی فرزند تھے۔اور یہ زکی غلام وہی روحانی فرزند ہے جس کی بشارت ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی مفصل الہامی پیشگوئی میں دی گئی تھی۔اور یہی موعود غلام مسیح الزماں مصلح موعود ہے جس نے ۶۔۷ نومبر ۱۹۰۷ء کے بعد کسی وقت پیدا ہونا ہے۔فَتَدَبَّرُوْا اَیُّھَا الْعَاقِلُوْن۔

میں عمران احسان صاحب اور افراد جماعت سے عرض کرتا ہوں کہ خلیفۃ المسیح الثانی موعود زکی غلام کی بجائے موعود لڑکا تو ہو سکتے ہیں ۔آپ خدا کیلئے اُنہیں جو وہ تھے وہی رہنے دیں اور جو وہ نہیں تھے وہ اُنہیں نہ بنائیں۔تاریخ مذہب میں پہلے بھی ایسا ہو چکا ہے کہ غلطی سے کسی شخص کے رتبہ کو بڑھا دیا گیا اور اب آپ بھی ایسا ہی کر رہے ہیں۔میں آپ کو ایک مثال دیتا ہوں۔حضرت مسیح ابن مریم ناصری علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ نبی اور رسول تھے لیکن واقعہ صلیب کے بعد آہستہ آہستہ آپکے ماننے والوں نے غلطی سے یا دیدہ و دانستہ آپ کو نعوذ باللہ ابن اللہ یعنی خدا کا بیٹا بنا دیا۔میں افراد جماعت سے پوچھتا ہوں کہ کیا آپکی نظر میں حضرت مسیح ابن مریم ایک نبی یا رسول تھے یا کہ نعوذ باللہ ابن اللہ تھے؟ آپ تسلیم کریں گے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ نبی اور رسول تھے جو کہ بنی اسرائیل کی طرف بھیجے گئے تھے۔اسی طرح میں آپ سے کہتا ہوں کہ حضرت مرزا صاحب کے الہامات کی روشنی میں خلیفۃ المسیح الثانی بھی موعود لڑکا تو ثابت ہو سکتے ہیں لیکن موعود غلام مسیح الزماں یعنی مصلح موعود ہر گز نہیں۔

عمران صاحب! آپ سے درخواست کرونگا کہ آپ تقویٰ سے کام لیں اور ضد نہ کریں۔ایک جھوٹا دعویٰ کر کے اور پھر جبری نظام کیساتھ اِسے منوا کر افراد جماعت کو ایک اِبتلاء میں ڈال دیا گیا ہے۔آپ اِنہیں اس سنگین ابتلاء سے نکالنے کی کوشش کریں نہ کہ ضد کر کے اِنہیں مزید ابتلاؤں میں ڈالیں۔افراد جماعت اب تھک چکے ہیں اور جماعت میں ڈر کے مارے اپنی زبان نہیں کھولتے۔میں افراد جماعت سے بھی کہوں گا کہ آپ صرف اللہ تعالیٰ سے ڈریں نہ کہ نظام جماعت کے عہدیداروں سے۔صرف حق اور سچ کو قبول کرو۔

عمران احسان صاحب! خاکسار مذہب کے حوالے سے امی تھا۔اب میں جو کچھ کہتا ہوں اس علم کی روشنی میں کہتا ہوں جو کہ ربّ کریم نے مجھے بخشا ہے۔میں ہمیشہ ہی اطاعت گزار رہا ہوں اور اب تک اطاعت کرتا رہا ہوں۔لیکن یاد رکھیں اطاعت صرف سچ کی ہونی چاہیے نہ کہ جھوٹ کی۔مجھے اطاعت کا سبق دینے کی بجائے اپنے حال پر رحم کرو۔بقول غالب ؎ جانتا ہوں ثواب طاعت و زہد ۔ پر طبیعت اِدھر نہیں آتی

احمدیوں کی مخصوص برین واشنگ (brain washing) کر کے ان بیچاروں کو حیوانوں ایسا بنا دیا گیا ہے۔اِنہیں چاہیے کہ وہ اپنے عقائد کا قرآن مجید کی روشنی میں جائزہ لیں۔

اُنہیں ہر اُس عقیدہ کو جھٹلا دینا چاہیے جسے قرآن کریم جھٹلائے۔ مزید برآں جب کسی انسان کو کسی حقیقت کا علم ہو جائے تو اُس پر فرض ہے کہ وہ دوسرے لوگوں کو بھی اس حقیقت سے آگاہ کرے۔ جناب عمران احسان صاحب! میری کتاب (غلام مسیح الزماں) کے پیش لفظ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے خطبہ جمعہ ۵ دسمبر ۱۹۸۶ء کا اقتباس بھی آپ پڑھ لینا۔ آپ مجھے نصائح کرنے کی بجائے اپنے حال پر غور کریں۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی غلامی اور برکت سے مجھے کیا بخشا ہے آپ اس کا اندازہ نہیں کر سکتے۔ مجھے امید ہے وقت کے ساتھ ساتھ آپ کی اور افراد جماعت کی آنکھیں کھل جائیں گی۔ مجھے نصائح کرنے کی بجائے آپ سر دست میری کتاب کو مکمل طور پر تقویٰ کیساتھ پڑھیں۔ ؎ نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

آپ نے پوچھا ہے کہ بحیثیت غلام مسیح الزماں یعنی مصلح موعود آپ کونسی خدمت کرنا چاہتے ہیں؟ جناب عمران صاحب۔ افراد جماعت کو ایک سنگین غلطی سے نکالنے اور اُنہیں ایک جبری نظام سے رُستگاری دلانے سے بڑھ کر اور کیا خدمت ہو سکتی ہے؟ میری کتاب میں پیش لفظ سے پہلے ایک نظم بعنوان ''میری پکار'' درج ہے۔ میری سادگی اور لاعلمی کا تو یہ حال تھا کہ مجھے تو مانگنے کا بھی پتہ نہیں تھا کہ میں اللہ تعالیٰ سے کیا مانگوں؟ پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ سکھایا کہ میں اُس سے کیا مانگوں؟ میں کوئی شاعر نہیں ہوں اور یہ دعائیہ اشعار اللہ تعالیٰ نے مجھے سکھائے ہیں۔ یہ ایک مقبول دعا ہے اس پر غور کرنا اور دیکھنا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس دعا میں کیا مانگنا سکھایا ہے؟ اس مقبول دعا کا پس منظر میری کتاب کے مقدمہ میں خط نمبر ۲ میں درج ہے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس نظم میں خاکسار نے اللہ تعالیٰ کے حضور جو ''پکار'' کی ہے وہ قبولیت پا چکی ہے اور مجھے اس کا یقین محکم ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے خدمت اسلام کی توفیق ضرور بخشے گا آمین۔ مجھے اس میں ذرّہ برابر بھی شک نہیں ہے۔ آخر میں آپ سے اور افراد جماعت سے میری درخواست ہے کہ اگر آپ سب ٹھنڈے دل اور ہوش و حواس سے میری کتاب (غلام مسیح الزماں) کا بغور و فکر مطالعہ فرمائیں گے تو آپ کو یقیناً حقیقت سے آگاہی ہو جائے گی۔ جہانتک فتنے کا تعلق ہے تو ہر اُس احمدی جس نے اس جبری نظام کے آگے سر نہ جھکایا اور جھوٹ کی پیروی نہ کی تو اُسے ہمیشہ اور ہر دور میں فتنہ باز کہا گیا ہے۔ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ کسی کے کہنے سے کوئی فتنہ باز نہیں بن جایا کرتا۔ اب تو یہ لفظ ویسے ہی اپنا اثر کھو چکا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ''اختلاف امتی رحمة'' کہ میری امت میں اختلاف باعث رحمت ہوگا۔ آپ برائے کرم اس آمرانہ نظام کی آڑ میں اُمت محمدیہ کو اس رحمت سے محروم نہ کریں۔

يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللّٰهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُونَ (صف۔۹)

وہ چاہتے ہیں کہ اپنے مونہوں سے اللہ کے نور کو بجھا دیں اور اللہ اپنے نور کو پورا کر کے چھوڑے گا خواہ کافر کتنا ہی ناپسند کریں

خاکسار

عبدالغفار جنبہ/ کیل۔ جرمنی

۲۸۔ دسمبر ۲۰۰۳ء

☆☆☆☆☆☆☆